Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۹ صفر ۱۳۹۸ھ ٭ ۸ تبلیغ ۱۳۵۷ھش ٭ ۸ فروری ۱۹۷۸ء	نمبر ۳۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم جناب پروفیسر سید عبد القادر صاحب بھاگلپوری (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بہت بیمار ہیں۔ دائیں حصہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا کرے۔ آپ اپنے فرزند مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب کے پاس حیدر آباد میں زیرِ علاج ہیں۔
(شیخ عبد الرحمٰن بن شیخ محمد عبد اللہ بھاگلپوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری ضلع تھرپارکر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتِ احمدیہ پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اس نے تمام بنی نوع انسان کو جو اہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں بس رہے ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سایہ میں لانا ہے۔ اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائے۔ پس آپ مرحلہ وار ادائیگیاں کرتے جائیے۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے تمام وعدہ کرنے والے مخلصین اس کا خیال رکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔
(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ناظمینِ اطفال فوری توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سالِ نو ۱۳۵۶ہش / ۱۹۷۸ء کا اعلان فرما دیا ہے آپ اس بات کا اہتمام فرمادیں کہ آپ کی مجلس کے سو فیصد بچے اور بچیاں وقفِ جدید دفتر اطفال میں شریک ہوں۔ مکمل وعدہ جات کی فہرست جلد از جلد روانہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری وقفِ جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر وقت خدا تعالیٰ کے فضل کیلئے دُعا کرتے رہو اور اُس سے استعانت چاہو

اس کیلئے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

(۱) "اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق و شوق اپنی ظرف سے نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سُنّت نہیں۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہو جاوے۔ اس لئے ہر وقت اُسکے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تاکہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔" (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۴)

(۲) "ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جب تک ان میں سے انسان گزر نہ جائے منزلِ مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے اور دوست بننے کو تیار ہے۔ مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔"

(بدر ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ر تبلیغ ۱۳۵۷ ہش
۸ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی آدم کو بار بار پیش آنے والا ایک خاص واقعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید (المائدہ آیات ۲۸ تا ۳۲) میں آدمؑ کے دو بیٹوں کے ایک دوسرے کے ساتھ متضاد طرزِ عمل کا ذکر کر کے ایک بہت بڑی صداقت کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس طرح بنی آدم کو ایک خاص امر کے تعلق میں غلط راہِ عمل سے بچنے اور صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔

وہ سبق آموز واقعہ یہ ہے کہ آدم کے دو بیٹوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی اپنی جگہ ایک قربانی پیش کی۔ ایک کی قربانی تقویٰ کی روح سے مملو تھی اور دوسرے کی قربانی روحِ تقویٰ سے عاری تھی۔ چنانچہ اوّل الذکر کی قربانی قبول کر لی گئی اور مؤخر الذکر کی قربانی قبول نہ ہوئی۔ اس پر وہ جس کی قربانی ردّ کر دی گئی تھی حسد کی آگ سے بھڑک اُٹھا اور اس نے اپنے دوسرے بھائی سے کہا کہ میں اب تجھے زندہ نہ رہنے دوں گا اور تجھے قتل کر کے ہی دم لوں گا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ اگر تو نے مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں اس شدّت سے اپنا دفاع نہیں کروں گا کہ مجھ پر بھی ظلم کا الزام آئے۔ نیز خبردار کیا کہ اگر تو ظلم سے باز نہ آیا تو تیرا انجام اچھا نہ ہو گا۔ اس انتباہ کے باوجود اُس بھائی نے جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی دوسرے بھائی کو قتل کر دیا اور اس درجہ شقاوتِ قلبی کا مظاہرہ کیا کہ اُس کی لاش کو یونہی پھینک دیا اور اُسے دفن نہ کیا۔ اس دوران میں اللہ تعالیٰ نے اُسے سبق دینے کے لئے ایک کوّا بھیجا جو زمین کرید رہا تھا۔ اس سے اُسے یہ بتانا مقصود تھا کہ اُسے بھی زمین کھود کر اپنے مقتول بھائی کی لاش کو چھپا دینا چاہیئے۔ اس پر وہ سخت نادم ہوا۔

اس واقعہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ ہر نبی اور ماموریں اللہ اپنے زمانہ کا آدم ہوتا ہے۔ اُس کی بعثت کے وقت آدمؑ کے دو بیٹوں کی طرح اُس کی قوم دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ ایک وہ لوگ جو مامور من اللہ پر ایمان لا کر امن اور سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو مخالفت کی راہ اختیار کر کے ظلم کرنے پر اُتر آتے ہیں اور مخالفت کے جوش میں مامور من اللہ اور اس کے متبعین کو کالعدم کر دینا چاہتے ہیں اور بربریت کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اس حقیقت پر سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود پردہ اُٹھا کر واضح کر دیا ہے کہ آدمؑ کے دو بیٹوں کا واقعہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں دُہرایا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ علی الخصوص بنی اسرائیل کے انتہائی قابلِ اعتراض طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اس (یعنی آدم کے ایک بیٹے کے ہاتھوں دوسرے بیٹے کے خونِ ناحق) کی بنا پر ہی ہم نے بنی اسرائیل پر یہ ذمہ داری ڈال دی کہ جس نے بھی (آدم کے ایک ظالم بیٹے کی طرح) کسی کا بلا وجہ ناحق خون کیا یا ملک میں فساد برپا کیا تو یوں سمجھو کہ اس نے سب (بے گناہ) لوگوں کا خون کر ڈالا اور جس نے (قتل سے باز رہ کر) اس کو زندہ رہنے دیا تو گویا اس نے سب لوگوں کو زندہ رہنے (کا حق دے) دیا۔ اور ہمارے رسول ان (بنی اسرائیل) کے پاس یقیناً کھلے نشان لے کر آئے تھے پھر بھی ان میں سے بہت سے لوگ ملک میں زیادتیاں ہی کرتے رہے (یعنی بہت سے لوگ آدمؑ کے غلط کار بیٹے کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اُن نبیوں اور اُن پر ایمان لانے والوں کے قتل کے درپے ہوتے رہے اور ملک میں فساد برپا کرنے پر تلے ہی رہے۔ مراد یہ کہ انہوں نے آدم کے دو بیٹوں کے مذکورہ بالا واقعہ سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا)۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاءِ بنی اسرائیل ہی نہیں بلکہ دنیا کی کسی بھی قوم نے آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کے واقعہ سے کوئی سبق حاصل نہ کیا۔ جب بھی خدا تعالیٰ نے کوئی مامور دنیا میں بھیجا تو اکثریت اُس مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والے قلیل التعداد لوگوں کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوتی رہی اور یہی کہتی رہی کہ:۔

(۱) اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (یٰسٓ آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ ہم تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں۔ اگر تم اپنی ان باتوں (تبلیغِ حق) سے رُکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

(۲) لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ (ابراہیم آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ ہم ضرور تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے۔

اور اگر ان مخالفینِ حق میں سے کوئی صاحبِ اقتدار ہوتا تو وہ اقتدار کے نشے میں سرشار ہو کر کہتا کہ:۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۲۵)

ترجمہ:۔ میں تمہارے ہاتھوں اور تمہارے پیروں کو (تمہاری اپنی) خلاف ورزیوں کی وجہ سے کاٹ دوں گا پھر تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا۔

پھر جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے اُس بیٹے کو سمجھا دیا گیا تھا کہ اُس کے اس فعل کا یعنی اپنے بھائی کو اپنے ہاتھوں قتل کرنے کا انجام بہت بُرا ہو گا مگر پھر بھی وہ اسی گمان میں رہا کہ اُسے کوئی گزند نہ پہنچے گا اور اپنے بھائی کے قتل سے باز نہ آیا اسی طرح مامورینِ الٰہی کے مخالفین بھی اسی گمان میں ہوتے ہیں کہ ان کے مظالم کی انہیں کوئی سزا نہ ملے گی اور یہ کہ وہ ہر طرح محفوظ رہیں گے اسی لئے وہ بے خوف ہو کر مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین پر ظلم توڑنے سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس گمانِ باطل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ (سبا آیات ۳۵، ۳۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ہوشیار کرنے والا (یعنی نبی) نہیں بھیجا کہ اُس کے مالداروں نے یہ نہ کہا ہو کہ (اے رسولو!) ہم تمہاری رسالت کے منکر ہیں۔ نیز وہ یہ بھی کہتے رہے ہیں کہ ہم تم سے مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم پر کبھی بھی عذاب نازل نہیں ہو گا۔

بالآخر اُن کا یہ گمان باطل ثابت ہوتا رہا۔ چنانچہ اُن کے اس ظلم کا جو انجام ہوا اور ہمیشہ ہی ہوتا رہا اللہ تعالیٰ نے اُسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(المومنون آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ پھر ہم نے اپنے پیغمبروں کا تانتا باندھ دیا (یعنی متواتر رسول آتے رہے) جب بھی کسی قوم کے پاس اُس کا رسول آیا اُسے انہوں نے جھٹلایا تب ہم نے بھی یکے بعد دیگرے (ہلاکت) اُن کے پیچھے لگا دی اور ہم نے انہیں محض افسانہ بنا دیا (یعنی اُن کا نام و نشان باقی نہ رہا) اور (ان کے متعلق فرشتوں کو حکم دیا کہ) جو لوگ ایمان نہیں لائے ان کے لئے دُوری (مقدّر کر دو)

الغرض حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا یہ واقعہ کہ ایک نے ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے ناحق دوسرے کو قتل کر دیا اور اس طرح بُرے انجام سے دوچار ہوا، ایک ایسا واقعہ ہے جو بنی آدم کو بعثت مامورین کے وقت بار بار پیش آتا رہا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ بنی آدم اس واقعہ سے سبق حاصل کرتے اور مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کے خلاف ظلم روا نہ رکھتے لیکن انہوں نے وہی کچھ کیا جو آدم کے ایک بیٹے نے ظلم کی راہ اختیار کر کے اپنے بھائی کے ساتھ کیا تھا اور پھر اُن کے اس ظلم کا وہی انجام ہوتا رہا جو ہونا چاہیئے تھا اور جس کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون کی مندرجہ بالا آیت (یعنی آیت ۴۵) میں ذکر کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کا مقام اور خُلقِ احصان

تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید۔ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

عورتوں سے عفت پر بیعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لیتے تو آپ ان سے یہ عہد لیا کرتے کہ وہ بدکاری نہ کریں گی اور اپنے دامن عفت پر کبھی آنچ نہ آنے دیں گی جیسا کہ فرمایا:۔

"یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○"
(الممتحنۃ)

اے نبی! جب تیرے پاس مومن عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی۔ اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے استغفار کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد کرم کرنے والا ہے۔

اس آیت شریفہ کی رو سے ایک عورت اس وقت حقیقی مسلمان اور نظام جماعت کا فرد کہلائے گی جب وہ ان چھ شرائط بیعت پر عمل پیرا ہو۔ (اوّل) توحید کو قائم کرے (۲) لوگوں کے اموال اور دیانتوں کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرے۔ (۳) جذبات شہوانی پر کنٹرول کرے (۴) اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کرے۔ (۵) جماعت اور قوم کی عزت کا پاس کرے یعنی قوم کا احترام اور عزت مدنظر رکھے (۶) امام وقت کی کامل اطاعت۔

گویا جب ان شرائط پر کوئی عورت کاربند ہونے کا عہد کرتی تب اسے اسلامی نظام میں شامل کیا جاتا۔ پھر غور کرو یہاں اس نے سرور دو عالم کے لئے امام وقت رکھا

کرے اور اس کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے عملی ذرائع بھی اختیار کرے۔

اسی طرح مردوں کے بارہ میں بھی فرمایا:۔

"وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ○"

اس آیت میں تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اوّل کہ توحید ذات باری تعالیٰ کے عقیدہ کی طرف جو ایک مرد مومن کی ایمانیات کی رگ جان ہے ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود بنایا جائے تو یہ رگ جان کٹ کر حیاتِ روحانی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔

(۲) قتل نفس اس سے مراد خواہ ظاہری قتل ہو یا بچوں کی تعلیم و تربیت سے غفلت برتنا مراد ہو بہرحال اس سے بھی انسانی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(۳) زنا اور بدکاری ہے جو انسان کی عفت اور پاکبازی کے مصفّٰی چشمہ کو گدلا کر کے انسان کی عزت و آبرو کو ہمیشہ ہمیش کے لئے خاک میں ملا دیتی ہے۔

اسلام کی تعلیم کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ نہ صرف بیماری کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ اس بیماری کا علاج بھی تجویز کرتا ہے چنانچہ شریعت اسلامیہ نے ایسے کئی اصول وضع فرمائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان بے حیائیوں اور بے اعتدالیوں سے بخوبی بچ سکتا ہے ان میں سے دو اہم اصول شادی اور پردہ ہیں۔

اسلام نے "لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ" کا نعرہ بلند کر کے ان مذاہب کے معتقدات کی تردید کی ہے جو تجرد کی زندگی کو اعلیٰ زندگی پر ترجیح دیتے ہیں مثلاً عیسائیت میں رہبانیت اور بدھ مذہب میں برہم چاری کو شادی پر فوقیت دی گئی ہے ان کے نزدیک خداداد قوتوں کا برمحل استعمال بھی معیوب ہے جبکہ اسلام میں

خداداد قوتوں کا برمحل استعمال ایک اعلیٰ قسم کی خوبی اور خُلق ہے۔ اس لئے اسلام میں عفت و پاکیزگی کے حصول کے لئے شادی کو ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ"
(النسآء)

اور پہلے سے منکوحہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) باستثناء ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں آجائیں یہ اللہ نے تم پر فرض کیا ہے اور جو ان (اوپر بیان کردہ عورتوں) کے سوا ہوں وہ تمہارے لئے (بعد نکاح) حلال ہیں (یعنی اس طرح سے) کہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ سے انہیں طلب کرو۔ بشرطیکہ تم شادی کرنے والے ہو زنا کرنے والے نہ ہو۔

احصان .... سے مراد خاص وہ پاکدامنی ہے جو مرد اور عورت کی قوتِ تناسل سے علاقہ رکھتی ہے اور محصن یا محصنہ اس مرد یا اس عورت کو کہا جائے گا کہ جو حرام کاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر پاکیزہ زندگی گزارے جس کا نتیجہ دونوں کے لئے اس عالم میں ذلت اور لعنت اور دوسرے جہان میں عذاب شدید اور متعلقین کے لئے علاوہ بے آبروئی نقصان شدید ہے۔ مثلاً جو شخص کسی کی بیوی سے ناجائز تعلق رکھتا ہے اگرچہ اس سے زنا تو نہیں کیا مگر اس کے مقدمات ظہور میں آتے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ اس غیرت مند مظلوم کو ایک نہ ایک دن اپنی ایسی بیوی کو طلاق دینی پڑے گی اور بچوں پر بھی اگر اس عورت کے پیٹ سے ہوں گے بڑا وبال پڑے گا اور مالک خانہ یہ تمام نقصان صرف اس بدذات کی وجہ سے اٹھائے گا۔ اس جگہ یاد رہے کہ یہ خلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاکدامنی یہ اسی حالت میں خلق کہلائیگا

جب کہ ایسا شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس فعل شنیع سے اپنے تئیں بچائے اور اگر بباعث بچہ ہونے یا نامرد ہونے یا خوجہ ہونے یا پیر فرتوت ہونے کے یہ قوت اس میں موجود نہیں تو اس صورت میں ہم اس کو اس خلق سے جس کا نام احصان یا عفت ہے موصوف نہیں کر سکتے ہاں یہ ضرور ہے کہ عفت اور احصان کی اس میں ایک طبعی حالت ہے مگر طبعی حالتیں خلق کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ اس وقت خلق کی مد میں داخل ہو جائیں گی جبکہ عقل کے زیر سایہ ہو کر اپنے محل پر صادر ہوں یا صادر ہونے کی قابلیت پیدا کر لیں۔ لہٰذا بچے اور نامرد اور ایسے لوگ جو کسی تدبیر سے اپنے تئیں نامرد کر لیں اس خلق کا مصداق نہیں ٹھہر سکتے۔ گو بظاہر عفت اور احصان کے رنگ میں اپنی زندگی بسر کریں بلکہ ان تمام صورتوں میں ان کی عفت اور احصان کا نام طبعی حالت ہوگا۔ نہ اور کچھ۔

(ماخوذ از اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۳۱)

واضح ہو کہ احصان کا لفظ حصن سے مشتق ہے اور حصن قلعہ کو کہتے ہیں اور نکاح کرنے کا نام احصان اس واسطے رکھا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان عفت کے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بدکاری اور بدنظری سے بچ جاتا ہے نیز اولاد ہو کر خاندان بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور جسم بھی بے اعتدالی سے بچا رہتا ہے پس گویا نکاح ہر ایک پہلو سے قلعہ کا حکم رکھتا ہے۔

(ماخوذ از آریہ دھرم)

یاد رہے کہ قرآن نے یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو جیسا کہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ (از جزو ۵) یعنی چاہیئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض شہوت رانی ہی تمہارا مطلب ہو اور محصنین کے لفظ میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری، دوسرے حفظ صحت، تیسرے اولاد۔

اور پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

"وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ"
(سورۃ نور جزو ۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھیں جو پرہیزگار رہنے کا افضل ذریعہ ہے تو ان کو چاہیئے کہ اور تدبیروں سے طلب عفت کریں۔ چنانچہ بخاری و مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو نکاح کرنے پر قادر نہ ہو اس کے پرہیزگار رہنے کے لئے یہ تدبیر ہے کہ وہ روزے رکھا کرے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

"یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانّ لہٗ وجاء"

(صحیح مسلم و بخاری)

یعنی اے جوانوں کے گروہ جو کوئی تم میں سے نکاح کی قدرت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور انسان کو زنا وغیرہ سے بچاتا ہے۔ ورنہ روزہ رکھو کہ وہ خصی کر دیتا ہے

اب ان آیات اور حدیث اور بہت سی اور آیات سے ثابت ہے کہ نکاح سے شہوت رانی غرض نہیں بلکہ بدخیالات اور بدنظری اور بدکاری سے اپنے تئیں بچانا اور نیز حفظ صحت لیکن غرض ہے اور نیز نکاح سے ایک غرض آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے:-

"والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریٰتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما"

یعنی مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیشرو ہوں

(ماخوذ از آریہ دھرم)

پھر فرمایا ہے:

"وانکحوا الایامیٰ منکم والصّٰلحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم" (النور)

اور اپنے میں سے جو بیوائیں ہیں اور جو اپنے غلاموں یا لونڈیوں میں سے نیک ہوں ان کی شادیاں کر دیا کرو۔ اور اگر وہ غریب ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت رکھنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت شریفہ میں شادی پر زور دیا گیا ہے اور اس میں مرد اور عورت دونوں مخاطب ہیں کیونکہ لفظ ایامیٰ جس مرد کی بیوی اور جس عورت کا شوہر نہ ہو دونوں پر اطلاق پاتا ہے اس آیت میں یہ بھی بتایا ہے "ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ" کہ اگر غربت ان کی شادی میں روک ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی بنا دے گا پس معاشی تفکرات اور تنگدستی شادی کرنے میں روک نہیں بننا چاہیئے۔ اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ بعض لوگ شادیاں تو کرتے ہیں مگر ان میں سے اکثر کی عمر غربت میں کٹ جاتی ہے اس بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں "غنا" سے مراد صرف مال کی کثرت ہی نہیں بلکہ اس سے دل کا آرام و چین مراد ہے۔

دوسرے یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتے ہیں اور اس کے وعدوں پر انہیں ایسا یقین ہوتا ہے کہ وہ اس بات کو تو تسلیم کر سکتے ہیں کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل آئے مگر وہ اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ ایک بات کہے اور وہ پوری نہ ہو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کنارِ عاطفت میں ہوتے ہیں اور خواہ ان پر مصائب کی کتنی ہی آندھیاں چلیں ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی اور وہ آگ میں پڑ کر بھی سلامتی کے ساتھ باہر نکل آتے ہیں اور نہ صرف روحانی نعماء سے متمتع ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دنیوی نعماء بھی ان کے قدموں میں ڈال دیتا ہے اور ان کی غربت اور افلاس اور تنگدستی کو دور فرما دیتا ہے

(تفسیر کبیر جلد ششم تفسیر سورہ نور مصنفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(باقی)

آم کی کاشت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب مہار ایم ایس سی (آنرز) ہارٹیکلچر

آم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پچھلے چار ہزار سال سے کاشت کیا جا رہا ہے اور استوائی اور نیم استوائی خطوں کا اہم ترین پھل ہے۔ ان خطوں میں پاکستان۔ بھارت جنوبی چین۔ ملایا۔ مغربی آسٹریلیا۔ جاوا۔ فلپائن۔ ہوائی و دیگر بحرالکاہل کے جزائر شامل ہیں۔

آم کا پھل اپنی لذت اور شیرینی کی وجہ سے برصغیر ہندو پاک میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ برصغیر ہندو پاک میں آم کی کاشت کو مغل بادشاہوں کے دور میں خصوصی اہمیت دی گئی تھی شہنشاہ اکبر آم کا بہت شوقین تھا اس نے دربھنگہ میں آم کا لاکھ باغ لگوایا جس میں آم کے ایک لاکھ درخت تھے۔ شالیمار باغ میں آم کے پودے شاہجہان نے لگوائے تھے۔

اس وقت پاکستان میں تقریباً ۰۰۰ء۹۴ر۱ ایکڑ رقبہ پر آم کاشت کیا جا رہا ہے اگرچہ یہ رقبہ کافی ہے لیکن اس سے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے تین اونس پھل یومیہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ آم تمام معدنیاتی اجزاء اور حیاتین سے بھرپور ہے۔ ان اجزاء کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس پھل کی کاشت میں اضافہ ضروری ہے گزشتہ چند سالوں سے آم کے رقبہ میں اضافہ کی رفتار اگرچہ کافی حد تک حوصلہ افزا ہے لیکن ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلہ میں ابھی تک آم کے باغات کا تناسب ہمارے ملک میں کافی کم ہے اور اس بارے میں کافی کوشش و توجہ درکار ہے۔ تاکہ ہم آم کا اتنا پھل پیدا کر سکیں جو ملکی ضروریات کا حصہ پوری کرنے کے بعد باہر کے ملکوں کو بھی کثیر تعداد میں برآمد کیا جا سکے اور ہم اپنا قیمتی زرمبادلہ کما سکیں۔

صوبہ پنجاب میں سیالکوٹ۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ ساہیوال۔ ملتان اور مظفرگڑھ کے اضلاع جہاں کی آب و ہوا اور زمین موزوں ہے نیز آبپاشی کی سہولتیں بھی موجود ہیں۔ آم کی کاشت بڑھائی جا سکتی ہے۔ سب سے زیادہ حوصلہ شکن بات یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے باغات اکثر بیشتر حالات میں کم پیداوار دیتے ہیں۔ اور اپنی طبعی عمر سے قبل ازیں انحطاط ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا باغات لگاتے وقت اعلیٰ اور زیادہ پھل دینے والی اقسام لگانی چاہئیں۔ باغات کی کامیابی کے لئے آب و ہوا اور زمین کی موزونیت نہایت اہم ہے۔ غیر موزوں اور ناساز گار حالات میں درختوں کی صلاحیت پیداوار سخت متاثر ہوتی ہے۔ اور پودے اقتصادی طور پر غیر منافع بخش ثابت ہوتے ہیں ناموافق آب و ہوا شدید کہر یا گرمی سے جوان پودوں کو نقصان پہنچتا ہے آندھیاں اور شدید طوفان بھی باغات پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے باغات کی داغ بیل سے پہلے ہی ان کے ارد گرد ہوا کو روکنے کے لئے باڑیں لگا دی جائیں زمین اور آب و ہوا کی موزونیت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے تاکہ پودے اپنی طبعی عمر تک نفع بخش پھل دے سکیں۔

• آب و ہوا

آم کی کاشت سطح سمندر سے لے کر تین ہزار فٹ تک کی جا سکتی ہے گرم مرطوب موسم اور بارش والے علاقے اس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ اور سخت سردی والے علاقے اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ بارانی علاقے جہاں بارش تقریباً ۷۰-۸۰ انچ سالانہ ہو وہاں اس کی کاشت بغیر آبپاشی کے ممکن ہے۔ پھول نکلنے کے وقت خشک موسم اچھا رہتا ہے۔ بارش اور بادل سے عمل زیرگی (Pollination) پر برا اثر پڑتا ہے اور اس طرح پودوں میں ایک سال پھل کم لگنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ چھوٹی عمر کے پودوں کو کورے اور لو سے بچانے کے لئے سرکنڈا خشک گھاس یا پرالی وغیرہ سے ڈھانپ دیا جانا چاہیئے اور خطرہ ختم ہوتے ہی سایہ وغیرہ ہٹا دیا جانا چاہیئے۔

• زمین:

آم کی جڑ چونکہ گہری ہوتی ہے اس لئے یہ گہری اور زرخیز زمین پسند کرتا ہے۔ چنانچہ یہ مختلف زمینوں میں کامیابی سے لگایا جا سکتا ہے۔ گہری زرخیز زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو آم کی کاشت کے لئے بہت ہی موزوں ہے۔ گہری اور ریتلی زمین میں آم کے پودے کی بڑھوتی بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن پودا کمزور رہتا ہے پھل کے سائز اور وزن میں بھی فرق پڑتا ہے پھلوں کی کاشت کے لئے زمین کی تیزابیت ۵ر۵ سے ۷ تک رکھنے کی سفارش کی جاتی ہے جو کہ پھلدار پودوں کی کامیابی کے لئے بہت ضروری ہے ہماری زمینوں کی P-H عام طور پر قلوی یعنی کلراٹھی ہے جو کہ ۵ر۷ سے ۵ر۸ تک (۵)

(۵) ہے P.H کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کے لئے جپسم کے علاوہ تیزابی خاصیت کی کھاد استعمال کرنی چاہئیں مثلاً امونیم سلفائیٹ سنگل سپر فاسفیٹ وغیرہ اور ایسی زمینوں میں معدنی اجزاء مثلاً جست، تانبا وغیرہ کی بھی کمی ہوتی ہے لہٰذا ایک سال میں ایک دو مرتبہ پودوں پر ان اجزاء کے سپرے کرکے اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے:-

کاپر سلفیٹ	تین پونڈ
مینگانیز سلفیٹ	چار "
زنک سلفیٹ	دو "
پانی	۱۰۰ گیلن

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دربارہ زکوٰۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دیگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کے اکثر احباب و خواتین جو بفضلہ تعالیٰ صاحب نصاب ہیں اور جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے بڑی باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنی واجب الادا زکوٰۃ از خود ادا کر دیتے ہیں مگر ابھی تک کئی ایسے احباب بھی ہیں جن پر زکوٰۃ واجب تو ہوتی ہے لیکن مسائل کی لاعلمی کے باعث ادا نہیں کر رہے۔

پس اس امر کی ضرورت ہے کہ امراء اصحاب، صدران کرام اور سیکرٹریان مال صاحبان احباب جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے مرکز میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گزشتہ سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا کہ :-

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو نئی روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۳۳۸ھش/۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کرائے۔ اس لئے ناظمین اعلیٰ/ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ/زعماء کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ کوئی ایسی مجلس نہ رہے جہاں پر یہ رسالہ جاری نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر ہجرت مدینہ تک" الفاظ ۸ ہزار سے دس ہزار تک ہوں گے اور آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہوگی۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحانات

ہر سال خدام کا ایک سالانہ مرکزی امتحان ہوتا ہے۔ امسال یہ امتحان انشاء اللہ مئی کے آخری عشرہ میں منعقد ہوگا۔ نصاب لائحہ عمل میں موجود ہے اس کے مطابق خدام تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ نجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) مکرم مسعود احمد صاحب "اتفاق آٹو ورکشاپ"	اڈہ لاریاں	ربوہ	۲۶—۵۰
(۲) " عبدالسمیع صاحب حامی	"	"	۵۲—۰۰
(۳) " مستری محمد اکبر و محمد انور صاحبان	"	"	۱۰۶—۰۰
(۴) " بشیر احمد صاحب ٹی سٹال	"	"	۵۳—۰۰
(۵) " نظام الدین صاحب	"	"	۱۰—۰۰
(۶) " چوہدری ناصر احمد صاحب	"	"	۱۳—۰۰
(۷) " دوست محمد صاحب	"	"	۱۱—۲۵
(۸) " سید نصیر احمد شاہ صاحب	"	"	۵۹—۰۰
(۹) " طاہر احمد صاحب سائیکل ورکس	گول بازار	"	۱۳—۰۰
(۱۰) " عبدالمنان صاحب	"	"	۲۴—۰۰
(۱۱) " نذیر احمد صاحب پرنس گلاس ہاؤس	"	"	۱۶—۰۰
(۱۲) " نذیر احمد صاحب سائیکل ورکس	"	"	۱۰—۰۰
(۱۳) " چوہدری حمید الدین صاحب	"	"	۱۲—۷۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ دارالنصر شرقی ربوہ بروز جمعرات ۱۹؍جنوری ۱۹۷۸ء بوقت اڑھائی بجے بعد از دوپہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ۲۰؍جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا گیا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار احمد خادم معلم وقف جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اہلیہ ام والدہ عزیزم ناصر احمد قمر مربی سلسلہ گلگشت کالونی کی صحت جسم میں درد دل اور بلڈ پریشر کی وجہ سے اکثر علیل رہتی ہیں اور کبھی کبھی جسم میں درد کا شدید دورہ پڑتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ ام کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد شفیع سلیم یو۔ سی ۴۲۲ لالہ رُخ واہ کینٹ)

۲۔ مکرم برادرم مشتاق احمد صاحب زعیم حلقہ سمن آباد فیصل آباد کو ایک حادثہ کی وجہ سے گھٹنے میں فریکچر ہو گیا ہے۔ سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد مکمل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(میاں مبارک احمد قائد مجلس دارالذکر فیصل آباد)

۳۔ میری بائیں آنکھ چند دنوں سے اچانک بند ہو گئی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم میری آنکھ کو تندرست کر دے اور دوبارہ روشنی لوٹ آئے۔ میری بیٹی نصرت بھی شدید بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محمد سعید معرفت شیخ بشیر احمد N 486 سمن آباد۔ لاہور)

۴۔ میرا بچہ ایک سال قبل آگ سے بُری طرح جل گیا تھا۔ زخم تاحال مندمل نہیں ہوا۔ انگشت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک ہفتہ کے بعد آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور بچہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ محمود احمد سعید۔ دارالصدر جنوبی ربوہ)

۵۔ خاکسار کو چند ذہنی اور مالی تکالیف درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان تکالیف کو دور فرمائے۔ (رشید احمد اختر شاہ تاج شوگر ملز سید منڈی بہاء الدین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان متعلقہ انعامی وظائف و شرائط سکالرشپ سکیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر جس سکالرشپ کا اعلان فرمایا تھا اس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ درخواستیں ۳۰ر اپریل ۱۹۷۸ء تک بمعہ مکمل کوائف (فوٹو سٹیٹ کاپی) دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچ جانی چاہئیں۔ سکالرشپ کی تعداد چار ہوگی۔ ان میں سے دو سکالرشپ بلاتفریق مذہب وعقائد ہر پاکستانی طالب علم کے لئے کھلے ہوں گے اور دو سکالرشپس کے لئے صرف وہ طلباء ہی درخواست بھجوا سکتے ہیں جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ احمدی طلباء اپنے صدر یا امیر اور امیر ضلع کے توسّط سے درخواست بھجوائیں۔

شرائط سکالرشپ مندرجہ ذیل ہوں گی:۔

۱۔ یہ سکالرشپس صرف ان طالب علموں کے لئے ہوں گے جنہوں نے ۱۹۷۷ء میں ایم۔ اے ایم۔ ایس سی پاس کیا ہوگا۔

۲۔ ہر سکالرشپ کی رقم مبلغ ساٹھ پونڈ ماہوار یا اس کے متبادل غیر ملکی کرنسی ہوگی۔ اس سے زائد جو بھی خرچ ہو اس کی ذمّہ داری خود سکالرشپ حاصل کرنے والے پر ہوگی۔

۳۔ پاکستان سے باہر جانے اور واپسی کے لئے کوئی سفر خرچ کی رقم نہیں دی جائے گی۔

۴۔ منتخب امیدوار سکالرشپ کے حقدار اُسی وقت متصوّر ہوں گے جب وہ باقاعدہ طور پر کسی بیرونی معیاری یونیورسٹی (accredited institution) میں داخلے لے چکے ہوں گے۔ داخلہ لینے کی کارروائی انہیں خود کرنا ہوگی۔

۵۔ ربوہ میں انٹرویو کی خاطر آنے کے لئے کوئی سفر خرچ نہ دیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کامیابی پر اظہارِ تشکّر کا ایک عمدہ طریق

محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کی صاحبزادی عزیزہ رضوانہ بشیر صاحبہ امسال ایف۔ ایس سی کے امتحان میں اعزاز کے ساتھ کامیاب ہوئی ہیں اور انہیں "وظیفہ ذہانت" کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ نے عزیزہ کی اس کامیابی پر شکرگزاری کے اظہار کے طور پر مبلغ یکصد روپیہ برمد چندہ وقفِ جدید خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائے ہیں۔ جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

ضروری اعلان

حیدر آباد لطیف آباد میں مشن و مسجد کے لئے جو جگہ استعمال کی جا رہی ہے اب تک اسے باجوہ ہاؤس کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا لیکن جماعت حیدر آباد کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس مشن کے لئے "بیت الظفر" نام تجویز فرمایا ہے۔ آئندہ احباب اسی نام سے خط و کتابت فرماویں اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ واقعۃً اس جگہ کو بیت الظفر بنا دے اور اس جگہ کو اس علاقہ کے لئے کامیابی کے سامان و وسائل مہیا کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

(خاکسار محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بیت الظفر ۱۶۷/۶ سی لطیف آباد حیدر آباد)

درخواستِ دعا۔ میری بیٹی عزیزہ بشریٰ پروین بشرا سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوتھن برگ سویڈن چند مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات دُور فرمائے اور دین و دُنیا میں کامیاب فرمادے۔ آمین

(اہلیہ میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید شرما)

محاسنِ قرآن کریم پر مشتمل دس قطعات کے سیٹ

محاسن قرآن کریم پر مشتمل دس قطعات کے سیٹ نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر شائع کروائے تھے اور جن جماعتوں اور امراء کرام نے پہلے سے ریزرو کرائے تھے ان کو قطعات کے سیٹ بھجوائے جا چکے ہیں اور ان کی قیمت بھی سوائے ایک دو امراء کے سب کی طرف سے موصول ہو چکی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ان قطعات کو احبابِ جماعت نے بہت پسند فرمایا ہے اور بعض مقامات سے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی ہاتھوں ہاتھ ان کو لیا اور بڑے شوق سے ان کو پڑھا اور خرید کیا۔ بعض احباب کی طرف سے ان قطعات کا مزید مطالبہ ہو رہا ہے نظارت نے جس قدر چھپوائے تھے وہ تو ختم ہو چکے ہیں۔ اس وقت ایک ہزار سیٹ کا مزید آرڈر دیا ہے۔ جن جماعتوں کو مزید قطعات کی ضرورت ہو اگر وہ مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں تو مزید قطعات کی طباعت کا نظارت اہتمام کرنے میں خوشی محسوس کرے گی ان قطعات کے پڑھنے سے قرآن کریم کی تعلیم کو فروغ دینے کی ترغیب ملتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

تقریب شادی

عزیزم چوہدری مجید احمد طاہر ولد چوہدری رشید احمد صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کی شادی کی تقریب بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ ۱۰/۱۲/۷۷ بروز ہفتہ برات ربوہ سے لاہور ماڈل ٹاؤن کنوہ عبدالمجید صاحب کے ہاں پہنچی۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ نے عزیزم مجید احمد طاہر کا نکاح عزیزہ سلمیٰ مجید صاحبہ بنت کنوہ عبدالمجید صاحب کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور اُسی روز شام کو برات واپس ربوہ پہنچ گئی۔ اگلے روز ۱۱/۱۲/۷۷ کو چوہدری رشید احمد صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری) غلام رسول پنشنر سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ حال دارالحمد لاہور)

باموقع مکان برائے فروخت

بہترین حالت میں۔ پانچ کمرے۔ باورچی خانہ۔ باتھ روم۔ دو برآمدے۔ نلکہ۔ بجلی۔ رقبہ چار کنال محلہ دارالفضل مسجد مبارک کے بالکل سامنے۔ برلب سرگودھا لائل پور روڈ۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹس و مکان کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا معاون ادارہ۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون دفتر ۵۰۸ — ۱۵۔ اقصیٰ روڈ ربوہ — فون گھر ۳۰۵

اطلاع

انسٹی ٹیوٹ میں کلاسز ۱۱ر فروری سے شروع ہوں گی

الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (رجسٹرڈ)

بالمقابل سابقہ طبیہ کالج ربوہ

موسم گرما کی تمام

سبزیات کے بیج

دفتر فیلڈ اسسٹنٹ زراعت ربوہ سے حاصل کریں

عبدالحمید

فیلڈ اسسٹنٹ زراعت ربوہ

رعائتی سیل جاری ہے

ہم نے ۲۰ر فروری تک بعض کپڑوں کی رعائتی سیل لگائی ہے

احباب اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷